

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حبیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں



تحریک تبلیغ الاسلام

پتہ: سہیل سٹریٹ، لاہور۔ فون: 3462282

www.tasbeehulislam.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حبیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں



بیشمار

تحریک تبلیغ الاسلام (عزیز)

پتہ: سہیل پور، لاہور۔ فون: 354-20002002

www.tablighulislam.com

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ

و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

گزشتہ دنوں بعض اخباروں میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں محترم سید محمد اخلاق صاحب زید شرف کا چشم دید واقعہ کہ سید العالمین، شفیع المؤمنین کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو بلند و کھڑکیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ واقعہ کہ ایک بد بخت نجدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ تم کس کا فرہ عورت کی قبر پر فاتحہ پڑھتے ہو (الحیاذ باللہ العلیاذ باللہ) یہ پڑھ کر یقیناً ہر ایماندار کا دل دکھا بلکہ اکثر اہل ایمان آب دیدہ ہوئے آنسوؤں سے داڑھیاں تر ہوئیں فقیر کو بھی غیرت ایمانی نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے آقا و حبیب کائنات ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کی نظر سے پڑھیں۔

(قاعدہ)

جس زمانے میں کسی نبی کی دعوت و تبلیغ نہ ہو اس کو فترت کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اہل فترت کی بخشش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شرک سے بت پرستی سے بچے رہیں۔ اس قاعدہ کی رو سے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کا زمانہ فترت کا زمانہ تھا اور اس میں کسی کو انکار اور اختلاف نہیں ہے۔ دوسری بات کہ صحیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کے والدین کریمین نے بھی بت پرستی نہیں کی بلکہ سرکارِ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا بت پرستی سے منع کرنا ثابت ہے چنانچہ مواہب لدنیہ پھر اس کی شرح زرقانی علی المواہب میں ہے کہ جب نبی اکرم رسولِ محترم ﷺ کی والدہ ماجدہ مدینہ سے واپس ہوئیں اور مقام ابوا میں پہنچ کر بیمار ہو گئیں اور سید العالمین ﷺ کی عمر شریف تقریباً چھ سال کی تھی۔ والدہ ماجدہ اپنے نورِ نظرِ حبیب جگرِ رحمت کو نبین ﷺ کو مخاطب ہوئیں اور فرمایا: ان صبح ما ابصرت فی المنام فانث معوث الی الانام تبعث فی الحل و فی الحرام تبعث فی التحقیق و الاسلام دین ایک البراہم لالہ انہاک عن الاصنام ان

لا تالیہامع الاقوام

یعنی اے میرے محبوب جبرائیلؑ ہے وہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو تو رسول بنا کر بھیجا جائے گا ساری خدائی کی طرف اے میرے نور نظر تو مبعوث ہوگا تاکہ حلال و حرام کو بیان کرے تو نبی رسول بنا کر بھیجا جائے گا تاکہ حق کو حق اور باطل کو باطل بیان کرے تو مبعوث ہوگا ساتھ دین ابراہیم (علیہ السلام) کے جو نیکو کار اور اپنے رب کریم کی اطاعت کرنے والے تھے اے میرے نور نظر میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کہ بتوں کی پوجا سے منع کرتی ہوں اور یہ کہ تو بتوں اور بت پرستوں کی مدد اور طرف داری سے بچا رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ نے فرمایا:

کل حسی میت و کل جدید سال و کل کبیر یفنی و السامیۃ
و ذکر ی باقی و لدنہ کت خیراً و ولدت طہراً ثم ماتت

یعنی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے اور اب میں دنیا سے جا رہی ہوں لیکن میرا ذکر خیر باقی رہے گا کیونکہ میں خیر (مصطفیٰ کریم ﷺ) کو چھوڑے جا رہی ہوں اور میں نے پاک ذات کو جنائز اں بعد والدہ ماجدہ و سال فرمائیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اس پر علامہ ذرقانی نے فرمایا: و ہذا القول منها صریح فی انہا

مرحلتہ فاذا کثرت دین ابراہیم و بعث انہا ﷺ لہا اسلام من

عند اللہ ونہیہ عن الاصلام وموالائہا۔ (زرقانی صفحہ ۱۶۵ جلد ۱)

یعنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان سے صراحتاً ثابت ہوا کہ وہ توحید پر قہیں ایک خدا جل جلالہ کو ماننے والی تھیں کیونکہ والدہ ماجدہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا اور جنوں نیز بت پرستوں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا تھا۔

الحمد لله رب العالمین اذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ سرکار کی والدہ مشفقہ مومنہ قہیں اسکے باوجود اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب رحمت دو عالم ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ ﷺ کے والدین کریمین طہین طاہرین رضی اللہ عنہما کو دوبارہ زندہ کیا حتیٰ کہ ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں دلائل کے ساتھ ملاحظہ کریں گے۔

پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں اور جو لوگ حبیب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافرہ عورت کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات ﷺ کو یقیناً دکھ اور ایذا دے رہے ہیں وہ اس سے توبہ کریں وہ مند بچہ ذیل مضمون پڑھ کر راہ راست پر آجائیں یا پھر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر جہنم کی جاری کریں۔

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة
واعد لهم عذاباً مهيناً. (قرآن مجید)

نیزو الذين يؤذون رسول الله لهم عذاب الیم (قرآن مجید)
یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان پر
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے رسا کر نے
والا عذاب ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں
ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔

حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم. وصلى الله تعالى على حبيب سيد العالمين اكرم
الاولين والاخرين وعلى آله واصحابه اجمعين.

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے مردوں کو زندہ کرنا کچھ بعید نہیں۔
قرآن پاک گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے
زمانے کا مقتول دوبارہ زندہ ہوا یوں ہی سیدنا ظلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے بلاوے پر مردہ جانور زندہ ہو گئے۔

ثم ادعہن بالہنک معیاً۔ (سورۃ البقرہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیز علیہ السلام کے گدھے کو دوبارہ زندہ کیا
اور سیدنا یحییٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے یوں ہی اللہ تعالیٰ کے
حبیب رحمت کائنات ﷺ کے بلاوے پر اللہ تعالیٰ نے مردہ لڑکی کو زندہ
کر دیا۔ (شفا قاضی میاض صفحہ ۳۰۲ جلد ۱)

(دلائل النبوة بحوالہ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۲۲)

یوں ہی اللہ تعالیٰ قادر و قیوم جل جلالہ نے اپنے حبیب
رحمۃ للعالمین اکرم الاولین والاخرین ﷺ کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ
کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

﴿سید العالمین ﷺ کے والدین کریمین

اعزاز آزندہ کیے گئے اور ان دونوں نے

تفصیلی ایمان قبول کیا﴾

جیسے خالق کائنات جلالا نے اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کی
وساالت سے مردوں کو زندہ کیا یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم
ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔
آخر حدیث و فقہ و تفسیر نے اس مسئلہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان
فرمادیا ہے۔ (فجزاهم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء) چنانچہ علامہ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نو کتابیں تحریر کی ہیں جن کا نام رسائل
تہہ رکھا گیا ہے ان میں چھ کتابیں صرف جان دو عالم ﷺ کے والدین
کریمین کے نامی (جنتی) ہونے کے متعلق ہیں۔ (فجزاه اللہ عنا خیر
الجزاء وجعل الجنة مثواه) ان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل
قاہرہ سے اور متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے کہ سردار کونین ﷺ کے والدین
کریمین جنتی ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو ان کے وصال کے بعد

زعمہ فرمایا اور ان دونوں حضرات نے تفصیلاً اللہ رسول ﷺ (جل جلالہ و عظمیٰ) پر

ایمان کا اقرار کیا جیسے کہ حدیث پاک میں ہے: عن عروۃ ابن الزبیر عن

عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ سال رہے ان یحییٰ

ابوہ فاحیاہما لہ فامنا بہ لم امانہما۔

(زرقاتی علی المصابہ صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / جۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

حضرت عروہ بن زبیر، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی

اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کریم سے

دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زعمہ کر تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب

ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا دونوں کو زعمہ کیا اور وہ دونوں (والدین

کریمین) اپنے لخت جگر رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی

آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

اس حدیث پاک کے متعلق بڑے بڑے جلیل القدر محدثین نے

فقہا کرام اور علماء راہنمائی نے اپنے اپنے تاثرات بیان کیے ہیں جو کہ مندرجہ

ذیل ہیں:

یہ حدیث پاک ان پہلی حدیثوں کے لیے ناخ ہے جو حدیثیں

منکرین بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے اور بعد والی حدیثیں پہلی مخالف حدیثوں کے لیے ناخ ہوا کرتی ہیں۔

اس بات کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ پہلے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق کوئی بات واضح اور ثابت نہ تھی کہ ان کا کیا حال ہے کیونکہ جب ان دونوں حضرات کا وصال ہوا تھا اس وقت امت کے والی ﷺ نے ابھی اعلان نبوت نہیں کیا تھا کیونکہ جب والد ماجد کا وصال ہوا تو آپ ابھی شکم مادر میں تھے اور جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً پانچ چھ سال کی تھی اور نبوت و رسالت کا اعلان غر شریف کے چالیس سال ہونے پر کیا اور ان کے وصال کے وقت کسی بھی نبی کی نبوت ظاہر نہ تھی تو کوئی دلیل موجود نہ تھی کہ سرور کونین ﷺ کے والدین کریمین کا کیا حال ہے اور اس وقت مختلف روایات (متنی اور مثبت) چل رہی تھیں مثلاً یہ کہ وہ زمانہ فترت تھا اور اہل فترت کی بخشش کے لیے استغاثی کافی ہے کہ انہوں نے شرک اور بت پرستی نہ کی ہو اور یہ امر مسلم ہے کہ حبیب خدا ﷺ کے والدین کریمین اہل فترت سے تھے اور یقیناً انہوں نے کبھی بھی بت پرستی نہیں کی تھی اور یہ بات ان دونوں کے جنتی ہونے کیلئے کافی تھی۔

لیکن اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین (ماں، باپ) دونوں کو دوبارہ زندہ کیا اور دونوں حضرات نے تفصیلاً اور صراحتاً ایمان قبول کیا کلمہ پڑھا اور پھر اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

یہ حدیث پاک جس میں دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے پہلی سب مخالف مفہوم کی احادیث کے لیے مانع ثابت ہوئی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور اب کسی ایمان والے کو اس بات میں شک نہ رہا کہ ہمارے آقا ﷺ کے والدین جنتی ہیں۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ
سید العالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔



آئمہ حدیث اور علماء اعلام کے تاثرات

قال الزرقانی فی شرح المواہب بعد ذکر احبائہما وقد

جعل هؤلاء الاثمة هذا الحديث ناسخاً للاحادیث الواردة بما

یخالفه ونصوا علی انه متاخر "عنها فلا تعارض بینہ و بینہا۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱/ حجة اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۲)

یعنی امام عبدالہادی زرقانی نے مواہب لدین کی شرح میں فرمایا کہ

یہ حدیث پاک جس میں شاہ کونین رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین کے وصال کے بعد زندہ ہونے اور تفسیل ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے اس حدیث پاک کو ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک سے پہلے کی مخالف مفہوم کی احادیث مبارکہ کے لیے ناخ قرار دیا ہے۔ یعنی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور صراحۃً فرمایا کہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے لہذا کوئی تعارض (تکراء) نہ رہا۔

اللھم صلی وسلم وبارک علی حبیبک سید العلمین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(۲)

علامہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

وفی الاشیاء والنظائر من مات علی الکفر ابیح لعنہ الا

والدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسوت ان اللہ احیاهما لہ حتی اعنا کذا

فی مناقب الکردری۔ (تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۷ جلد ۱)

یعنی کتاب الاشیاء والنظائر میں ہے کہ جس کسی کو کفر پر موت آ جائے اس کو لعنت کرتا جائز ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین

پر (ہرگز) لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ محمد ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ رسول (جل جلالہ) پر ایمان لائے جیسے کہ مناقبِ کردری میں ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین.

﴿۳﴾

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

قال الشہاب ابن حجر فی مولدہ وفی شرح الہمزیۃ ان

الحديث غیر ضعیف بل صحیحہ غیر واحد من الحفاظ.

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۲)

امام شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شرح حمزہ میں ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں ہے بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے الفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

والحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی من
اتخذہ اللہ حبیباً فی الدنیا والاخرۃ وعلی الہ واصحابہ
اجمعین.

﴿۴﴾

امام تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قال التلمسانی روی اسلام امیہ علیہ السلام بسند صحیح

و کفاروی اسلام امیہ علیہ السلام و کلاهما بعد الموت تشریفاً
لہ علیہ السلام

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱ / حید اللہ علی العسین صفحہ ۴۱۳)

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا دوبارہ زندہ ہو کر اسلام قبول کرنا اور یونہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسلام قبول کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ان کے وصال کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاء و اکرام کے لیے زندہ کیا تھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ
و اصحابہ اجمعین۔

﴿۵﴾

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا نہ

عقلاً مستمع ہے نہ ہی شرعاً کیونکہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح ہمارے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اللہ تعالیٰ نے متعدد مردے زندہ فرمائے ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہے تو نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (روح البیان صفحہ ۷۱ جلد ۱)

﴿ ۱۶ ﴾

ایک محبت نبی کا قول مبارک

قال بعضهم:

ایقننت ان ابوالنبی وامه
احیاهما الرب الکریم الباری
حتی لیه شہدا بصدق رسالہ
سلم فتلک کرامة المختار
هذا الحدیث ومن یقول بضعفه

لہو الضعیف عن الحقیقہ عاری

(جہ اللہ علی العالمین صفحہ ۳۱۳)

جنگِ نبی رحمت ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو ان کے رب کریم نے زندہ کیا حتیٰ کہ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے بچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

اے عزیز اس بات کو مان لے کہ یہ بخارِ نبی کی کرامت ہے (عزت افزائی کے لیے ہے) اور دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ حدیث سے ثابت ہے اور جو کوئی اس حدیث پاک کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا ایمان ضعیف ہے) ایسا شخص حقیقت سے عاری ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی المختار
سیدالابرار زین المرسلین الاخیار وعلی الہ واصحابہ الی یوم
القرار۔

﴿۷﴾

حب الرسول علامہ نبہائی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

ان اللہ احیاءمآلہ ﷺ حتی آمنابہ و هذا السبیل مال

إلى طائفة "كبيرة" من الأنمة الحفاظ منهم الحفاظ أبو بكر

الخطيب البغدادي والحافظ أبو القاسم ابن عساكر والحافظ

أبو حفص بن شاهين والجافظ أبو القاسم السهيلي والإمام

القرطبي والحافظ: محب الدين الطبري والعلامة ناصر الدين

ابن المنير والحافظ فتح الدين بن سيد الناس۔

(زرقاتی علی المواہب صفحہ ۱۲۹ جلد ۱ / حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول پر ایمان لائے۔ اس امر کی (زندہ ہو کر ایمان لانے کی) حدیث

ماک کو بہت سارے اماموں اور حفاظ حدیث نے اپنا پایہ مثلاً

- ۱- حافظ الحدیث ابو بکر خطیب بغدادی

- ۲۔ حافظ الحدیث ابوالقاسم ابن عساکر

- ۳۔ حافظ الحدیث ابو حفص بن شامین

- ۳۔ حافظ الحدیث ابوالقاسم نسیمی

- ۵۔ لامعربی

- ۶۔ حافظ الحدیث محبت الدین ظہری

۷۔ علامہ صمد الدین بن مزہر

۸۔ حافظ الحدیث فتح الدین بن سید الناس

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار

سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار.

﴿ ۸ ﴾

الحافظ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ وجزاؤہ عن الاسلام

والمسلمین غیر الجزاء فانہ الف فی ذلک جملة مولفات

ابست فیہما نجاتہما ببراہین كثيرة واقام النکیر علی من زعم

خلاف ذلک من اهل الجہود والجمود.

اللہ تعالیٰ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مسلمانوں

کی طرف سے بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے کئی کتابیں

اس موضوع پر لکھی ہیں اور دلائل قاہرہ سے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین

کا جنتی ہونا ثابت کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنی ضد قصب اور جمود کی وجہ

سے اس کے خلاف باتیں کی ہیں ان کی خوب خبر لی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

(اہلِ جمود کا ایک واقعہ)

سید شریف مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک عالم دین کو اس مسئلہ میں تردد تھا کہ رحمت کائنات ﷺ کے والدین جنتی ہیں یا نہیں (اس کا جمود ٹوٹتا نہیں تھا) اسی تردد میں مطالعہ کرتے کرتے چراغ پر بنک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ہوئی تو ایک (فوجی) لشکری آیا اور دعوت کی درخواست کی کہ میرے ہاں آپ کی دعوت ہے۔

گھوڑے پر سوار ہو کر دعوت کھانے جا رہے تھے کہ ایک سبزی فروش اپنی دوکان کے سامنے ترازو اور باٹ لیے بیٹھا تھا اس نے اٹھ کر گھوڑے کی انعام پکڑ کر شعر پڑھنا شروع کر دیے جو یہ ہیں:

أَمِنْتَ ابْنَ ابْنِ النَّبِيِّ وَأَمِنَهُ

أَحْيَاهُمَا الْحَيُّ الْقَدِيرُ الْبَارِي

حَتَّى لَقَدْ شَهِدَ الْبَرُّ سَالَتَهُ

صَدَقَ فِذَاكَ كَرَامَةُ الْمَخْتَارِ

یعنی میرا ایمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو اس ذات نے زندہ کیا جو کہ ٹی وقت پر اور پیدا فرمانے والا ہے حتیٰ

کہ دونوں نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اس بات کو مان لے کیونکہ یہ اس عقار نبی کے اکرام کے لیے ہے۔

جب عالم دین مذکور نے یہ سنا تو خیال کیا کہ یہ حدیث تو ضعیف ہے فوراً اس سبزی فروش نے شعر پڑھ دیا۔ مولانا یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہے اور جو اس حدیث کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا اپنا ایمان ضعیف ہے) اور وہ حقیقت سے عاری ہے۔

یہ شعر سنا کر اس نے اس عالم دین سے کہا اے شیخ ان باتوں کو مضبوط پکڑ لے اور راتوں کو نہ جاگ اور اپنے جسم کو نہ جلا اور مولانا یہ بھی سنتے جائیں کہ دعوت پر نہ جاؤ کیونکہ وہ حرام پکا ہوا ہے۔

اس سبزی فروش کے اس فرمانے سے مولانا صاحب بے خود ہو کر سوچے ہی رہ گئے پھر خیال آنے پر اس سبزی فروش کی تلاش شروع کر دی اور دکانداروں سے پوچھا کہ وہ سبزی فروش کہاں گیا دکاندار بولے مولانا یہاں تو کبھی کوئی سبزی فروش نہیں بیٹھا۔ زان بعد وہ عالم دین وہیں سے واپس آ گئے اور دعوت پر نہ گئے۔ (شمول الاسلام صفحہ ۳۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلا جلالہ اس زمانے کے علماء کو بھی جمود توڑ کر اس

انجازی شان کو مان لینے کی توفیق عطا کرے اور وہ رحمت کائنات ﷺ کے

والدین کریمین کو معاف اللہ..... ثابت کر کے دوزخ نہ خریدیں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی
العظیم۔

﴿۹﴾

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک لکھ کر کہ حبیب خدا ﷺ
نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر اللہ تعالیٰ نے
زندہ کر دیا اور وہ دونوں ایمان لائے پھر وصال فرمایا اس پر امام سہیلی نے
فرمایا: واللہ قادر "علیٰ کل شیء ولیس تعجز رحمۃہ و قدرۃ
عن شیء ونبیۃ علیہ الصلاۃ والسلام اهل" ان یخصۃ بما شاء من
فضلہ و ینعم علیہ بما شاء من کرامتہ وقد جعلہ ہؤلاء الاتمة
هذا الحدیث ناسخاً للاحادیث الواردة بما یخالف ذلك
ونصوا علی انه متاخر "عنها فلا تعارض بینہ و بینہا۔

(زرقاتی علی المواب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / حجتہ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۴)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کی رحمت اور اس کی قدرت کسی چیز

سے عاجز نہیں اور اس کے نبی ﷺ اس بات کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جس فضیلت کے ساتھ چاہے خاص کرے اور جو چاہے اپنے حبیب ﷺ پر انعام کرے اور پھر یہ کہ اگر حدیث نے اس حدیث پاک کو دوسری حدیثوں کے لیے مانع قرار دیا ہے اور اس پر نص فرمائی ہے کہ حدیث پاک ہند کی ہے (اس وجہ سے دوسری احادیث مبارکہ منسوخ ہو گئیں) لہذا ان کا آپس میں کوئی تعارض (کٹاؤ) نہیں ہے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

﴿۱۰﴾

امام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز قول مبارک
امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید الغلیمین ﷺ کے فضائل مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے اور یہ سرکار ﷺ کے والدین کا زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ بھی ان فضائل میں سے ہی ہے نیز فرمایا کہ والدین کریمین کا زندہ ہونا یہ نہ تو عقلاً بعید ہے نہ شرعاً ناممکن ہے کیا قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے قتل کا دوبارہ زندہ ہونا

اور اپنے قاتل کا پتہ بتانا ثابت نہیں اور کیا قرآن پاک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا ثابت نہیں اور کیا ہمارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ نہیں کیے؟ اور جب یہ ثابت ہے تو کوئی چیز مانع ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین زندہ کیے جائیں جبکہ یہ سب کچھ سرور کونین ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہیں۔

(زر قانی علی المواب صفحہ ۷۱ جلد ۱ / حصہ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک الذی کرمته
وفضلتہ علی العلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(ایک سوال)

یہ ان علماء سے سوال ہے جو کہ رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق کہہ جاتے ہیں کہ وہ مسلمان تو نہیں تھے بلکہ وہ تھے۔ سوال یہ ہے کہ آپ مولوی صاحبان میں سے کوئی نو مسلم ہو اس کا باپ مسلمان نہیں تھا اور اس کا لڑکا مسلمان ہو کر کسی دینی درس گاہ میں داخل ہو گیا۔ علم دین حاصل کر کے عالم دین کہلایا اس عالم دین کو کوئی کہہ دے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان اور کافر تھا اور وہ کافر ہی مر گیا تو دل پر پتھر رکھ

کرتائیں کہ آپ کی عزت افزائی ہوئی یا بے عزتی ہوئی۔ فقیر اپنی غیرت

ایمانی کی وجہ سے ایسے عالم دین سے پوچھتا ہے خدا راجے کی بناؤ تمہارا دل اس بات کے سننے سے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان کافر تھا وہ تو کفر پر ہی مر گیا دل دکھایا کہ دل خوش ہوا؟ یقیناً آپ کا دل دکھا (حالانکہ بات سچی ہے، جھوٹی نہیں) تو کیا نبیوں کے نبی سید الغلین یا مٹ ایباد عالم علیہ السلام ہی رو گئے ہیں کہ تم لوگ ان کے والدین کے متعلق جو مرضی کہو اور ان کا رب کریم تمہیں جنت بھیج دے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکا کیونکہ ایسا کہنے سے جو تم کہتے ہو یقیناً ان کو ایذا پہنچتی ہے ان کا دل مبارک دکھتا ہے۔ جیسے کہ قاضی ابو بکر مالکی کا قول گزرا۔ مولوی صاحبان ہوش کرو عقل کے ناخن لو اور ضد، ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو تعصب کا راستہ اختیار نہ کرو ورنہ اس کڑے حکم کا انتظار کرو:

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۔ (قرآن مجید)

یعنی وہ لوگ جو میرے حبیب کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک

عذاب تیار ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین۔

بزرگان دین کے سرکارِ حبیب ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق اقوال مبارکہ



﴿۱﴾

سیدنا عمر بن عبدالعزیز قدس سرہ کے تاثرات
سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا
باپ کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا باپ بھی..... تھا۔ یہ سن کر غضب
غضباً شدیداً و عزلاً من الدیوان۔

(الدرج السید للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱)

یہ سن کر سیدنا عمر بن عبدالعزیز سخت غضب ناک ہوئے اور اس
کاتب کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین۔

(۲)

قاضی ابوبکر مائلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

حضرت قاضی ابوبکر مائلی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا جو یہ کہے کہ
 رسول اللہ ﷺ کے والدین تھے اس کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن
 کر فرمایا ایسا شخص ملعون ہے (لعنتی) ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة.

نیز فرمایا لا اذی اعظم من ان يقال عن ابیه انه فی النار.

(مسائل الفقہاء صفحہ ۶)

یعنی اس سے بڑی ایذا کوئی نہیں کہ کسی کے باپ کے متعلق کہا جائے
 کہ وہ دوزخی ہے۔ بحسب اللہ ونعم الوکیل

(۳)

حب الرسول علامہ بیہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

لذالف کثیر من العلماء مؤلفات مستقلة فی نجات ابویہ

ﷺ (حب اللہ علی الغائبین صفحہ ۴۱۳)

تحقیق سے ثابت ہوا کہ بہت سارے اور کثیر علماء کرام نے رحمت

کائنات میں ان کے والدین کریمین کے جنتی ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

﴿۳﴾

امام المتکلمین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد
امام المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

انهم الم یكونوا مشرکین بل كانوا علی التوحید وملة ابراهیم
علیہ السلام۔ (القاصد السیہ صفحہ ۹)

یعنی شاہ کونین رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ
دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

والحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ
سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امام رازی کون تھے؟

اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ سیوطی فرماتے

ہیں: وناہیک بہ امامۃ و جلالة فانه امام اهل السنة فی زمانہ

..... وهو العالم المبعوث علی رأس المائۃ السادسة لیجدد
لہذہ الامۃ امر دینہا.

اے عزیز امام رازی کا امام ہونا اور ان کی جلالت شان کافی ہے
کیونکہ امام رازی اہلسنت کے اپنے زمانہ کے امام تھے۔ نیز امام رازی چھٹی
صدی کے مجدد تھے (رحمۃ اللہ علیہ) ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تاکہ دین
مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کریں۔

رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ دائمۃ و صلی اللہ علی خیر البریۃ
وسید العلمین و علی آلہ واصحابہ وسلم.

میرے عزیز مقام غور ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام
المستقیمین اور صدی کے مجدد دین و ملت ایسے ایسے ایمان کے موتی نکھیریں
کہ ان کی خوشبو ایمان والوں کے مشام دل کو تاقیامت معطر کرتی رہیں گی تو
بھی اپنے دل کو پاک و صاف کرتا کہ تجھے بھی یہ ایمانی اور روحانی خوشبو معطر
کرے اور عقیدے کی میل پکیل دور ہو۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل.

﴿۵﴾

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حافظ الحدیث علامہ عبد الرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فما قول ذهب كثير من الائمة الاعلام الى انهما

ناجيان ومحكوم لهما بالنجاة في الآخرة. (الدرج المنيہ صفحہ ۱)

بہت بڑے مشہور ائمہ کرام نے یہ اختیار کیا ہے کہ سرور کونین ﷺ کے والدین کریمین بنتی ہیں اور ان اماموں کا یہ فیصلہ ہے کہ دونوں (ماں، باپ) آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

صلى الله على العيب العيب اللبيب وعلى آله

واصحابه اجمعين.

نیز امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن لوگوں نے اس مسئلہ میں مخالفت کی ہے یہ ائمہ کرام ان لوگوں کے اقوال کو ان سے بہتر جانتے ہیں اور یہ ائمہ کرام ان مخالفین سے درجہ میں (علم میں) کم نہیں ہیں۔ نیز فرمایا یہ ائمہ کرام احادیث مبارکہ اور آثار شریفہ کو مخالفین سے زیادہ جانتے ہیں یا درکھتے ہیں اور دلائل کو پرکھتے ہیں۔ یہ ائمہ کرام مخالفین سے سہقت رکھتے ہیں کیونکہ

یہ ائمہ کرام ہر قسم کے علم کے ماہر ہیں۔ (رحیم اللہ تعالیٰ)

﴿۶﴾

علامہ سید محمود آلوسی

صاحب تفسیر روح المعانی کا قول مبارک

صاحب تفسیر روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آیت پاک سے
سید الغلین علیہ السلام کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے
جیسے کہ اہلسنت کے بہت سارے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے۔

نیز فرمایا: واضحی الکفر علی من یقول فیہما رضی اللہ
عنہما۔ یعنی جن علماء نے رحمت کائنات علیہ السلام کے والدین کریمین رضی اللہ
عنہما کے متعلق اس کے خلاف کیا ہے مجھے تو ان کے متعلق خوف ہے کہ ان کا
اپنا ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جلد ۱۹ مطبوعہ

لہان) (ذریعہ آیت و تفسیر فی المساجدین)

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک الکریم وعلی

اہلہ و آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۷﴾

شیخ الحدیث شین شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رحمت
دو عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین کے متعلق علماء حقہ میں نے اختلاف کیا ہے
واما متاخرین پس تحقیق کردہ اندا سلام والدین بلکہ تمام آبادامہات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتا آدم علیہ السلام۔

(اشعۃ المصنعات صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی علمائے متاخرین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جان دو عالم
رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے
کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب آبائے کرام وامہات ذیشان کا مسلمان
ہونا ثابت کیا ہے۔

اللہم صل وسلم بارک علی حبیبک سید الارلین والآخرین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۸﴾

نیز فرمایا: حدیث احیائے والدین اگرچہ درجہ ذات خود ضعیف

است یکن صحیح و خمین کردہ اندھ و طرق۔

(اشعۃ المصابۃ صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی سرکارِ محمد ﷺ کے والدین کریمین کے ذندہ ہو کر ایمان قبول کرنے والی حدیث اگرچہ بذاتِ خود ضعیف ہے لیکن اس کی سندیں اس قدر کثیر ہیں کہ یہ حدیث حسن بلکہ صحیح کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

نوٹ:

اگر کسی سند حدیث میں ضعف ہو تو تعدد طرق اور تنقیح بالقول سے اس حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے اور وہ حدیث صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسے کہ حدیث پاک مذکور ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۹﴾

نیز شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وایں علم کو یا مستور بود از

حقد من پس کشف کرد آفرین تعالیٰ بر متاخرین واللہ یختص بر رحمۃ

من یشاء بما شاء من فضله۔ (اشعۃ المصابۃ صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی یہ وہ علم ہے جو حقد من پر پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ

متاخرین پر منکشف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۱۰﴾

علامہ ابن حجر مہتمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

علامہ ابن حجر مہتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ دونوں ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور جن محدثین کرام نے اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے ان میں سے بعض کے اسامہ مبارک یہ ہیں: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، شام کے حافظ الحدیث ابن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اس میں طعن کرنا بیجا ہے کیونکہ کرامات اور خصوصیات کی شان ہی یہ ہے کہ وہ قواعد اور عادات سے خلاف ہوتی ہیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کریمین کا وصال کے بعد زندہ ہو کر ایمان لانا ان کے لیے نافع ہے دوسروں کے لیے نہیں۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۵۴)

﴿۱۱﴾

سند الفقہا سیدی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی
 سیدی دستغیب ابن عابدین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے درالحکام میں
 فرمایا ہے: الا نسوی ان نبینا ﷺ قد اکرمة اللہ تعالیٰ بحیاة ابویہ
 لہ حتی آمننا بہ کما فی حدیث صحیحہ القوطی وابن ناصر
 الدین حافظ الشام وغیرہما۔ (درالحکام صفحہ ۲۳۱ جلد ۲)

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے
 اعزاد و اکرام کے لیے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتیٰ کہ وہ دونوں
 اپنے منتخب جگر پر ایمان لائے جیسے کہ اس حدیث پاک میں ہے جس کو علامہ
 قوطی نے اور ابن ناصر الدین شامی رحمہما اللہ نے اور دیگر ائمہ حدیث نے صحیح
 ثابت کیا ہے۔

لجزاہم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء۔
 مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

﴿۱﴾

رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما دوبارہ زندہ

کیے گئے اور وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب ﷺ پر ایمان لائے۔

﴿۲﴾

اور وہ جان دو عالم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے زندہ کیے گئے اور اگر نہ بھی زندہ کیے جاتے تو پھر وہ جنتی تھے کیونکہ وہ اہل فترت سے تھے اور ان دونوں نے کبھی بھی نہ شرک کیا نہ بت پرستی کی۔

﴿۳﴾

والدین کریمین کا دوبارہ زندہ ہونا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

﴿۴﴾

یہ حدیث پاک مخالفین کی پیش کردہ احادیث مبارکہ کی ناخن ثابت ہوئی یعنی اس حدیث پاک سے پہلے کی ساری مخالفت حدیثیں منسوخ قرار پائیں۔

﴿۵﴾

سید المرسلین ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کو کافر یا دوزخی کہنے

والا ملعون ہے، لعنتی ہے ایسا کہنے سے یقیناً یقیناً حبیب خدا ﷺ کو ایذا پہنچتی

ہا اور ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

﴿۶﴾

ڈر اس بات کا ہے کہ ایسے شخص کا ایمان ٹھن جائے۔ (معاذ اللہ)

(دعوتِ فکر)

چند حقائق مشق و محبت والوں کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں وہ خود اپنے ایمان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے جائیں:

﴿۱﴾

عن معاذ الجهني قال قال رسول الله ﷺ من قرأ القرآن وعمل بما فيه البس والداه تاجاً يوم القيامة ضوءاً أحسن من ضوء الشمس.

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۶/ المسد رک صفحہ ۵۶ جلد ۱)

(مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۳ جلد ۷/ ابوداؤد شریف صفحہ ۲۰۵ جلد ۱)

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔

اے عزیز اگر صرف قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے والے کے والدین کو یہ اعزاز ملے گا تو جس کے وسیلہ سے قرآن پاک ملا ہے اور جس کی ہدایت سے ساری خدائی قرآن پاک کے مطابق عمل چرا ہے اس کے والدین کو کیا کیا انعامات ملنے چاہئیں۔ یہ تو اپنے ایمان سے پوچھ کر جتا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۲﴾

ایک بار حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں ایک روٹی حبیب خدا ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگائی تو باقی ساری روٹیاں پک گئیں مگر جس روٹی کو شاہ کوئین ﷺ کا دست مبارک لگا اس روٹی کو آنکھ تک نہ آئی۔

(حالات مشرق نقشبندیہ صفحہ ۱۱۲)

میرے عزیز غور کر جس روٹی کو امت کے والی ﷺ کا ہاتھ مبارک لگ جائے اسے تو آگ اثر نہ کرے تو جس حکیم پاک میں رحمہ کائنات ﷺ نو مینے رہیں اس کے متعلق کیا رائے ہے تو اپنے ایمان سے پوچھ لے۔

اللهم صل وسلم وبارک على النبي المختار

سیدالابرار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار۔

﴿۳﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ کے رومال کیساتھ رحمت والے نبی
ﷺ نے ہاتھ صاف کیے تو اس رومال کو آگ نہیں جلاتی تھی۔ جب میلا
ہو جاتا حضرت انس رضی اللہ عنہ اسے تنور میں ڈال دیتے میل چلا جاتا مگر اس
رومال کا ایک تار بھی نہ جلتا۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۸۰ جلد ۲ / مشکوٰۃ شریف تفسیر روح البیان)

(سیرت رسول عربی ﷺ)

عزیز من غور کر جس کپڑے کے ساتھ جان دو عالم ﷺ کا دست
مبارک لگ جائے اسے تو آگ نہ جلا سکے اور جس شکم پاک میں سرکار دو عالم
ﷺ خود جلوہ گر رہے ہوں اس کے متعلق تیرا ایمان کیا کہتا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین۔



سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا کرتہ مبارک بھیجا اور فرمایا:

اذہبوا بقمیصی هذا فالقہ علی وجد ابی یات بصیراً۔

(قرآن مجید سورہ یوسف پارہ ۱۲ آیت ۹۳)

میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا جان کے چہرہ پر ڈال دو ان کی نظر لوٹ آئے گی۔

عزیز من جو کپڑا سیدنا یوسف علیہ السلام کے جسم پاک کے ساتھ لگ گیا اس کی برکت سے بھائی واپس آ جائے تو نبی الانبیاء ﷺ کے جسم اطہر کے ساتھ جو چیز لگ جائے اس کا کیا حال ہونا چاہیے اور جس شکم پاک میں خود اللہ تعالیٰ کے حبیب مبینوں تک رہے اس کے متعلق تو اپنے ایمان سے پوچھ کر بتا کہ کہاں ہونا چاہیے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک غیر الخلق کلہم



ایک گنہگار شخص نے حضرت خواجہ بہاء الحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی

دست بوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی ادب کی وجہ سے جنت بھیج دیا۔

(خلاصۃ العارفین)

غور کر ایک ولی کے ہاتھ مبارک کے ساتھ منگ جانے سے جنت حاصل ہو جائے تو جن کے وسیلہ سے ولی ولی بنتا ہے ان کے جسم مقدس و مطہر کے ساتھ جو لگ جائے وہ کہاں ہونا چاہیے اپنے ایمان سے پوچھ کر بتاتا جا۔ (مستخرج)

﴿6﴾

ایک (قاضی) فوت ہو گیا اس کی بیوی حاملہ تھی۔ اس قاضی کو بد اعمالیوں کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور جب اس کی بیوی نے بچہ جنا اور پھر اس بچے کو اس کی ماں مسجد میں لے گئی اور مولانا صاحب سے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسے قرآن پاک پڑھاؤ مولانا صاحب نے بچے سے فرمایا پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بچے نے بسم اللہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب اس کے باپ سے عذاب اٹھا لو کیونکہ اس کے بچے نے مجھے رحمان و رحیم کہا ہے۔ (قلیوبی صفحہ ۴۱)

اسی قسم کا ملتا جلتا واقعہ تفسیر بیضاوی میں بھی ہے۔

مقام غور ہے کہ بچے نے بسم اللہ پڑھی باپ کو یہ انعام ملا کہ اس سے عذاب
مٹا ہوا ہو گیا تو جن کے بچے نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھا دی اس کے
والدین کو کیا انعام ملنا چاہئے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین۔

﴿۷﴾

سیدنا یونس علیہ السلام چند دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تین دن یا دس
دن یا چالیس دن تو وہ مچھلی جنت جائے گی۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۲۶ جلد ۵)

یہ بات اگرچہ قطعی نہیں لیکن سویدات میں سے ضرور ہے قابل غور
بات ہے کہ اس مچھلی نے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی روزہ نہیں رکھا صرف اور
صرف اس وجہ سے جنت کی حقدار ہو گئی کہ اس کے پیٹ میں ایک اللہ تعالیٰ
کا نبی چند دن رہا تو جس شکم پاک میں نبیوں کے نبی رسولوں کے امام کئی مہینے
رہے اس کے متعلق آپ کا ایمان کیا فتویٰ دیتا ہے ان کو کیا انعام ملنا چاہئے۔

تفسیر ابوسعید غفرلہ و لوالہ یہ دلائل ہا یہ عرض کرتا ہے کہ اس رحمت والے

نبی ﷺ کے والدین کریمین طہرین ظاہرین کو یہ انعام ملنا چاہئے جس کا تذکرہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء کے اخبارات مثلاً نوائے وقت اور مشرق میں شائع ہوا تھا وہ یہ ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا اور رحمت کائنات ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو بمع چھ دیگر صحابہ کرام کے جنت البقیع میں منتقل کیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔ نیز فقیر مدینہ منورہ حاضر ہوا وہاں مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو ٹھیکیدار عبداللطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب رحمت دو عالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک منتقل کیا گیا تو ہم نے بھی زیارت کی تھی کچھ فاصلہ سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل بے داغ تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سید الانبیاء وعلی
اہلہ الاخیار و آلہ واصحابہ وازواجه الطہرات المطہرات الی
یوم القرار والحمد للہ رب العلمین.

(ایک مغالطہ)

بعض لوگ امام الامامہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کو بھی اپنے ساتھ ملا کر بے ادبوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرمایا: واللہ
رسول اللہ ما قال علی الکفر۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین دونوں کفر پر
 مرے تھے۔

لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

جواب:

پہلی بات یہ کہ فقہ اکبر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ کس کی تصنیف
 ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت
 رحمہ اللہ کی ہے اور محققین نے جو تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ فقہ اکبر ابوحنیفہ محمد بن
 یوسف بخاری کی تصنیف ہے اور جب یہ ثابت ہی نہیں کہ یہ تصنیف امام اعظم
 رحمہ اللہ کی ہے تو ان کے سرائے اعتراض تو نپٹا کہاں کی غلطی ہے۔ دوسری بات
 یہ ہے کہ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ فقہ اکبر سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی ہے تو
 پھر عبارت میں اختلاف ہے جو فقیر کے پاس فقہ اکبر ہے اس میں

ہے نوالہ رسول اللہ ﷺ مانا علی الفطرۃ۔ (فقہ کبیر صفحہ ۱۵)

یعنی رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین دونوں کا وصال فطرت (دین اسلام) پر ہوا ہے۔

والحمد لله رب العلمین۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ کسی کی تحریف

ہے کہ مانا علی الفطرۃ کو مانا علی الکفر کر دیا اور سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ کو خواہ مخواہ بے ادبوں میں کھڑا کر دیا ہے ورنہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ جو کہ پیکر ادب و احترام تھے ان سے کیسے بے ادبی کے الفاظ سرزد ہو سکتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ضد کرے اور کہے کہ یہ الفاظ امام اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہی ہیں تو ہم کہیں گے تمہیں وہ مبارک اور ہمیں یہ مبارک الحمد للہ رب العلمین ہمارے پاس جو نسخہ فقہ کبیر ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے مانا علی الفطرۃ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں با ادب رکھے اور ادب والوں میں ہمارا حشر و نشر کرے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وحمۃ للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(استدراک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی ہدانا لهذا
وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ والصلاة والسلام علی خیر
البریة رحمة للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امام بعدا فقیر نے رحمت کائنات مولانا محمد امجد علی کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے
جنتی ہونے کے متعلق مضمون لکھ کر کاتب کے ہاں بھیج دیا اور پھر دونوں کے
بعد مجھے میرے لکھت جگر قاری محمد مسعود حسان سلمہ الرحمن نے ایک کتاب
خرید کر مجھے ہدیہ دی جس کا نام ”ذخائر محمدیہ“ ہے جو کہ تصنیف ہے حضرت
محترم ذاکر محمد علوی مالکی مکی مدظلہ کی فقیر نے کتاب کھول کر اس کی فہرست
مضامین پر نظر ڈالی تو نظروں کے سامنے یہ عنوان آیا ”اظہار حقیقت“ حضور
مولانا محمد امجد علی کے والدین کے بارے میں مضمون پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا کیونکہ
اس میں کچھ مفید ترین باتیں درج تھیں جو کہ ایمان کو جلا بخشنے والی ہیں خیال
آیا کہ اس مضمون کو اپنے مضمون کے ساتھ سودیا جائے، پھر خیال آیا کہ یہ
مضمون خاصہ طویل ہے نیز یہ کہ اس کے کافی دلائل فقیر کے مضمون میں آچکے

ہیں لہذا اس مضمون میں مندرج مفید باتیں بطور لاحقہ اپنے مضمون کے ساتھ تحریر کر دی جائیں تاکہ ویزداد الدین امنوا ایماناً کے طور پر باعث فرحت و مسرت ہوں۔

اقول وبالله التوفیق۔

﴿۱﴾

ابولہب کی بیٹی رزہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور ایمان لے آئی تو کچھ عورتوں نے کہا یا ابولہب کافر کی بیٹی ہے جس کے بارے میں تبت یسدا ابی لہب سورۃ نازل ہوئی تھی۔ یہ سن کر رزہ نے دربار رسالت میں شکایت کر دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں مجھے ایذا دیتے ہو۔ یہ حدیث پاک لکھ کر حضرت مصنف و ام کلثوم فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے ابولہب کے حوالے سے ناراضگی فرمائی حالانکہ وہ قطعی طور پر کافر ہی مرا تھا تو اس شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کتنے ناراض ہو گئے جو حضور ﷺ کے والدین کے متعلق ایسی بات کہتا ہے حالانکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین فطرتِ اسلامی پر فوت ہوئے۔ لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ایسے شخص پر زیادہ

بارخ ہوں گے جو حضور ﷺ کے والدین کریمین کی بارگاہ میں اہانت کرتا

ہے یا اس طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ آپ ﷺ کے والدین وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا اور ان کے پاک وجود سے کائنات کے سردار کو پیدا فرمایا ہے۔ لہذا ایسا شخص خود اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے کو دور کر رہا ہے کیونکہ اللہ

تعالیٰ کا ارشاد کرامی ہے: ان السبین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلہم عذابا مہینا۔

(قرآن مجید - ذخائر محمدیہ)

﴿۲﴾

فقیر نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ میرے پاس جو فقدا کبر ہے اس میں عبارت یوں ہے: ماتنا علی الفطرۃ۔ یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین کا دین اسلام (فطرت) پر وصال ہوا۔

اس کے متعلق حضرت مصنف موصوف مدظلہ نے فرمایا اللہ اکبر میں

ماتنا علی الکفر کے الفاظ نہیں بلکہ اس میں عبارت یوں ہے: والدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عبارت خود اس قدیم نسخے میں دیکھی ہے جو کہ مدینہ منورہ کی شیخ الاسلام لائبریری میں موجود ہے جس کا رجسٹر نمبر ۳۳۰ ہے اور مجھے بعض اہل علم نے بتایا کہ یہ نسخہ عہد عباسی کا تحریر کردہ ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

نیز فرمایا کہ جس فقہا کبر کے نسخے میں صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے یہ جھوٹ ہے اس قدیم نسخے کی مخالفت کرتا ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

یہ تحریف ہے ہیرا پھیری کی گئی ہے لفظ فطرۃ کو لفظ کفر سے بدل دیا گیا ہے اور ایسی ہیرا پھیری اور بددیانتی کرتا ایسے لوگوں کا وطیرہ بن گیا ہے۔

گزشتہ سال فقیر کے ہاتھ ایک کتاب آئی جس کا نام آسانی جنت اور درباری جہنم ہے مصنف کا نام امیر حمزہ مدبر رسالہ الدعوة ہے اس کے صفحہ نمبر ۵۸ پر مصنف نے لکھا ہے میں پاکستن بابا فرید کے دربار گیا تو دیکھا بابا فرید کے دروازے کے اوپر پتھر کی تختی پر لکھا ہے زبدۃ الانبیاء اور پھر اس لفظ کو لیکر خوب رگیدا ہے کہ زبدہ عربی زبان میں مکھن کو کہتے ہیں یعنی بابا فرید تمام نبیوں کا مکھن ہے اور یہ نبیوں کی توہین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کتاب کا مصنف، بناء الفاسد علی الفاسد کا مرکب ہوا ہے کہ پہلے جھوٹ بولا زہد کو زہد بنا دیا پھر اس پر توہین انبیاء کی غلط بنیاد کھڑی کر دی۔

الحاصل فقیر نے جب یہ پڑھا تو دل نے گواہی دی کہ یہ سراسر جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے دن فقیر نے دو گاڑیاں لیں اور چھ احباب کے ساتھ پاکپتن شریف حاضر ہو گیا۔ شیخ المشائخ خولید فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے دربار پر حاضر ہو کر دیکھا تو وہاں لکھا ہوا تھا زہد الانبیاء فقیر نے ساتھیوں کو دکھایا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کتنا بڑا بہتان ہے کہاں زہد الانبیاء اور کہاں زہد الانبیاء سب نے دیکھا اور دیکھ کر تصدیق کی کہ واقعی یہ لوگ ولیوں کے دشمن ہیں کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ یوں ہی جن کے دلوں میں حبیب خدا ﷺ کا بغض بھرا ہوا ہے وہ اگر کتاب چھاپتے وقت لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل دیں تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا جس کی علامہ مالکی نے تصدیق کر دی ہے کہ میں نے خود فقدا کبیر کا وہ قدیم نسخہ دیکھا ہے جو کہ عہد عباسی کا نسخہ ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے: ووالدنا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الفطرة۔ یعنی رحمت دو عالم حبیب مکرم ﷺ کے والدین کریمین نے فطرۃ (اسلام) پر وصال فرمایا ہے لیکن یار لوگوں نے لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل

کراپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے اور پھر یہ اتنی بڑی بے ادبی سیدنا
امام اعظم قدس سرہ کے سر تعویذ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر سے محفوظ
رکھے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی الامی و علی آلہ و
اصحابہ اجمعین .

﴿۳﴾

حضرت مصنف علوی مالکی زیدہ شرفہم نے فرمایا صحیح قول یہی ہے کہ
سرکارِ مدینہ کے والدین کریمین اسلام پر تھے بڑے بڑے ائمہ کا یہی قول ہے
۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر تین رسالے لکھے ہیں۔
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۳﴾

یہ واقعہ کہ حضور مدینہ کے والدین کو زندہ کیا گیا جمہور اور ثقہ علماء کے
نزدیک صحیح ہے۔ (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۵﴾

منکرین جتنی بھی روایات پیش کرتے ہیں وہ آحاد کا حکم رکھتی ہیں اور

آحاد قرآن پاک کے ارشاد و ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۶﴾

منکرین جو روایات پیش کرتے ہیں وہ اس واقعہ سے پہلے کی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (والدین کریمین) کو دوبارہ زندہ کیا تھا تا کہ وہ دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۷﴾

حضور ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہونا اور تفصیلی ایمان سے شرف ہونا اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ جمہور کا قول ہے۔
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۷)

﴿۸﴾

منکرین جو احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں ان احادیث مبارکہ میں بڑے بڑے اکابر علماء نے جرح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔
(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۹﴾

ملا علی قاری نے رجوع کے بعد شرح شفاء میں اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کا مسئلہ اجل علماء کے درمیان متفق علیہ ہے اور یہی جمہور اور ثقہ علماء کا قول ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۱۰﴾

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے جن کا شمار ثقہ علماء میں ہوتا ہے انہوں نے و تَغْلِبُكَ فِي السَّاجِدِينَ کے تحت لکھا ہے جو شخص رسول اکرم ﷺ کے والدین رضی اللہ عنہما کے خلاف باتیں کرتا ہے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس کا اپنا ایمان چھن جائے اور وہ کافر ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جز نمبر ۱۹)

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۵)

حَسْبُكَ اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ

اجمعین۔



علامہ سید محمد امین کنتی رحمۃ اللہ علیہ نے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے وہ کتاب ذخائر محمدیہ کے صفحہ ۶۷ پر درج ہے اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

آمنتما برسول الله معجزة

والنصا الآن في فردوس جنات

اے ہمارے آقا ﷺ کے والدین کو بھیجیں تم دونوں اپنے نعتِ جگر

اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لائے معجزے کے طور پر اور تم دونوں اب جنت الفردوس میں جاگزیں ہو۔

وقال ان نجاته والدين غدت

حقاً بتحقيق مآذات والبات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک سرکارِ محمد ﷺ کے والدین کا جنتی ہونا حق ہو گیا ہے بڑے بڑے محققین اور اکابر اور ثقہ علماء کی تحقیق ہے۔

وذاک معتقدی حقاً و مستنداً

مدعما باحادیث و آیات

یہ میرا پختہ اور حق عقیدہ ہے جو کہ احادیث مبارکہ اور آیات قرآنیہ

سے مستفید ہے۔

والمصطفیٰ مع ہر الوالدین لہ

اعلیٰ المناصب فی کل مقامات

مصطفیٰ کریم ﷺ اپنے نیکو کار والدین کے ساتھ بڑے اونچے

اونچے مقامات اور منصبوں پر ہیں۔

اللہم صل وسلم وبارک علی خیر البریہ سید العلمین

وعلی آتاتہ الکرام وآلہ واصحابہ العظام الی یوم القرار۔

اے میرے عزیزاے میرے مسلمان بھائی میں نے مندرجہ بالا

مضمون خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے۔ فوراً سے پڑھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بے

ادبی گستاخی کرنے والوں کی تقاضیوں اور بتاؤنی باتوں سے متاثر ہو کر لعنت

اور دوزخ کا حقدار بن جائے کیونکہ قرآن پاک میں صاف صاف فرمادیا:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا

والآخرة واعدلہم عذابا مہینا۔ (قرآن مجید)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقانِ حید میں فرمایا:

والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم۔

اور ظاہر ہے کہ رحمت کائنات حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے والد

ماجد یا والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافر یا دوزخی کہنے سے یقیناً یقیناً ان کو ایذا
(دکھ) پہنچتا ہے۔

اے میرے عزیز! یہ تو بڑی بات ہے رحمۃ للعالمین ﷺ کا مقام اتنا
بلند اور اونچا ہے کہ رب تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا

اے میرے حبیب ہم نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دے دیا ہے
لہذا جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کر لیا لیکن جو میرا ذکر تو کرے لیکن
تیرا ذکر نہ کرے اس کیلئے جنت میں سے کچھ حصہ نہیں۔

(تفسیر در مشور سورہ کوثر)

مقام غور ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر نہ کرے وہ تو
جنت نہ جاسکے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو ایذا (دکھ) دے وہ کیسے
جنت جاسکتا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی! ابھی وقت ہے بے ادبی کی باتوں سے توبہ
کر لے ورنہ جب موت کا فرشتہ آ گیا پھر ہاتھ ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

(دعا)

اے میرے رب کریم ہمیں ادب کی توفیق عطا کر اور ہمیں بجا دینی سے بچا تو ہی ہمارا دعاؤں کا سننے والا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمام دعاء

فقیر ابو سعید غفرلہ محمد پرہ فیصل آباد

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ، ۵-۳-۹۹

اعلان

مصدقہ کتاب فی ہر سے حاصل کریں یہ حدیث صحیحہ ہے۔

آپ کو | بدل مصلیٰ رحمہ | جدی کمال | شہن مصلیٰ رحمہ | نظریہ | دو جہاں کی نصیب
 خطاب نئی کے کثرت | مصلیٰ | خلافت | امت کی خبر دہی | سرکا تنظیم
 اسلام شریک کی شہت | ایلان نگر | حکمت ہم مصلیٰ رحمہ | حمت کا مقام | سنت مصلیٰ رحمہ
 حقوق العباد | شیطان کے حکم سے | اعتقاد | مسلمانان زمین رحمہ | شان محمودی کے بھول

درود پاک پریشانوں کا علاج اور بخشش کا بہتر۔ بن ذریعہ ہے

حضرت سیدنا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنے ذکر و اذکار اور دعا کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کر لے تو تیرے سارے گنا سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (رد الواعظی)
 دیکھو! مصیبتوں اور پریشانوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائے www.tablighulislam.com



تحریک تبلیغ الاسلام

پتہ: نورانی سوسائٹی، 154، شارعِ نورانی، لکھنؤ
 فون: +92-41-2602292